مسائل کا تذکرہ کیا ہے۔ مثلاً ''عامۃ الناس کا صرف دعوتِ خاصہ دینا''۔ یعنی یہ نہیں کہ ہر شخص دین کے ہر مسئلے پر لیکچر جھاڑنا شروع کر دے' بلکہ انہیں صرف خاص اور معلوم شدہ امور ہی کی دعوت دینی چاہیے۔

علاوہ ازیں یہ بھی بتایا ہے کہ دعوتِ دین دینے والے کو اپنے حدودِ علم میں رہنا چاہیے اور جس چیز سے متعلق علم نہ ہو اُس کے بارے میں گفتگو سے احتراز کرنا چاہیے۔

''دعوتِ دین کس چیز کی طرف دی جائے؟''

یہ محترم ڈاکٹر صاحب کی تیسری کتاب کا عنوان ہے۔ اس میں جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے ''نصابِ دعوت'' پر گفتگو کی گئی ہے۔ عصر حاضر میں بعض دعوتی تنظیموں اور تحریکوں میں یہ رجحان دیکھا گیا ہے کہ دعوت میں کتاب وسنت کے بجائے اپنے اپنے گروہوں اور فرقوں کے نظریات کو پیش کیا جاتا ہے' جس سے اُمت میں فرقہ واریت کی روش بڑھتی جا رہی ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے کتاب ہٰذا میں پانچ مباحث کے تحت یہ واضح کیا ہے کہ دعوت خالصتاً توحید و رسالت اور کتاب وسنت کی طرف ہونی چاہیے۔ اس طرح بعض جماعتیں دین وشریعت کے چند مخصوص اعمال وعقائد کی طرف دعوت دیتی ہیں۔ اس کی اصلاح کے لیے فاضل مصنف نے ''موضوعِ دعوت'' کے زیر عنوان اس امر کو بالدلائل اجاگر کیا ہے کہ دعوت پورے دین کی ہونی چاہیے نہ کہ اس کے بعض حصوں کی۔

المختصر تینوں کتابیں انتہائی علمی اور مفید ہیں' جن کا ہر گھر اور لائبریری میں ہونا ضروری ہے' تاکہ اُمت مسلمہ اپنے بھولے ہوئے فریضۂ دعوت کی ادائیگی پر پھر سے کمربستہ ہو جائے اور ملت اسلامیہ اہل کفر کے پنجۂ استبداد سے آزاد ہو کر دوبارہ اپنے عہدِ زریں کی طرف لوٹ سکے۔

آخر میں محترم ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں یہ گزارش ہے کہ ایک اور کتاب تحریر فرمائیں جس کا موضوع ہو: ''دعوتِ دین کیسے دی جائے؟'' اس میں وسائلِ دعوت (تقریر' تحریر اور ذرائع ابلاغ) اور داعی کے اوصاف کی قرآن وسنت اور آثارِ سلف کی روشنی میں تفصیلی وضاحت کی جائے اور پھر ان چاروں کتابوں کو چار ابواب بنا کر ''دعوتِ دین: فضیلت' نصاب' طریق کار'' کے عنوان سے یکجا کر کے شائع کرایا جائے۔ یہ کتاب یقیناً اپنے موضوع پر انسائیکلوپیڈیا ہو گی' جس سے خلق خدا اور داعیانِ کتاب وسنت بطورِ خاص مستفید ہو سکیں گے۔

باری تعالیٰ ڈاکٹر صاحب کے علم وعمل میں برکت دے اور ہمیں اپنے فرائض منصبی ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

اعتذار: حکمت قرآن کے گزشتہ شمارے (جنوری تا مارچ ۲۰۰۸ء) میں صفحہ ۵۰ پر سہواً یہ بات درج ہو گئی تھی کہ تفسیر مظہری فارسی میں ہے' جبکہ یہ عربی میں ہے۔ قارئین اصلاح فرما لیں۔ [ادارہ]